



سوال

(181) آغا خانیوں، قادیانیوں، شیعوں اور عیسائیوں کے ساتھ تعلق رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آغا خانیوں، قادیانیوں، شیعوں اور عیسائیوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے بارے میں کیا ان کے ساتھ کاروبار کرنا لین دین کا سلسلہ کرنا، ان کی دعوتوں پر جانا ان کو لپٹنے گھریا ہوٹل پر بلوانا جائز ہے کہ ناجائز؟

بعض احباب ان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں آپ بتائیں کہ ہم ان کو کونسی کتب دیں؟ کہ وہ ان سے قطع تعلق کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

1- سوال میں مذکور لوگوں سے تجارتی تعلقات خرید و فروخت یا لین دین کرنے کا کوئی حرج نہیں، بعض احادیث میں ہے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں سے کاروبار کو روکا رکھا ہے بلکہ بذات خود ان سے معاملہ کیا ہے چنانچہ صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

«ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتری طعاما من یہودی الی اجل و رہہ درعا من حدید» (1)

(باب من اشتری فی الدین... و باب من رهن درعہ)

لیکن ان میں بنیادی شرط یہ ہے کہ ان کے حرام کاروبار کو تقویت پہنچانا مقصود نہ ہو۔ "بلوغ المرام" میں بحوالہ طبرانی اوسط بسند حسن حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص انگور کھٹنے کے دنوں میں انگور بندھے یہاں تک کہ شراب بیچنے والے کے پاس فروخت کرے تو وہ دیدہ دانستہ آگ میں گھسا۔ (2) (کتاب البیوع)

اور "سبل السلام" میں بحوالہ "شعب الایمان" روایت یوں نقل کی ہے: "جو شخص انگوروں کو بندھے یہاں تک کہ کسی یہودی نصرانی کے پاس فروخت کرے جس کی بابت اس کو علم ہے کہ وہ اس کی شراب بنائے گا تو اس نے دیدہ دانستہ آگ دوزخ کی طرف پیش قدمی کی۔" (3)

البتہ عمومی تجارت حلت اور حرمت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جو مسلمانوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو اس کا جواز ہے اور اگر کسی صورت مسلمانوں پر ضرر کا اندیشہ ہو تو اس سے بچنا چاہیے۔ جیسے غیر مسلموں کو اسلحہ وغیرہ کی فروخت ہے۔ اس کے باوجود احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ حتی المقدور ایک مسلم کو چاہیے کہ مسلم سے ترجیحی بنیادوں پر کاروبار کو وسعت دے۔ جب کہ غیر مسلم کا معاملہ ثانوی حیثیت میں رکھے اور جہاں تک دعوتوں وغیرہ کی صورتوں میں ان لوگوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی بات ہے سو یہ کسی صورت بھی جائز



نہیں قرآن مجید میں ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدُوا لَهُم وَأُولَئِكَ هُمُ الرَّاغِبُونَ ﴿١٠١﴾ سورة الاحقاف

"مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں۔"

موضوع بڑا پر تفصیلی گفتگو اس سے پہلے "الاعتصام" میں شائع ہو چکی ہے۔ ان لوگوں کے لئے موضوع سے متعلق جملہ اہل اسلام کی کتابیں مفید ہیں۔ بالخصوص تصانیف مولانا عطاء اللہ امرتسری اور علامہ ظہیر اور علامہ رحمت اللہ ہندی کیرانوی بازار میں بہ آسانی دستیاب ہیں۔

2- ہر وہ کاروبار جو منشاء شریعت کے منافی ہو اس کو اختیار کرنا حرام ہے۔ عام طور پر اصول فساد چار بیان کئے جاتے ہیں۔

1- ہو وہ شے جو بذاتہ حرام ہو جیسے فحش مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔ (4)

2- بیاج کی تمام شکلیں حرام ہیں۔ ان کا تعلق قرض سے ہو یا بیوع وغیرہ سے۔

3- غرر کی بے شمار ایسی صورتیں ہیں جن کو محض دھوکے کی بناء پر شریعت نے حرام کیا ہے۔ مثلاً دوڑے ہوئے غلام کی بیع (1) یا ہوا میں اڑتے ہوئے پرندوں کی بیع (2) وغیرہ وغیرہ۔

4- ہر وہ شرط جس کا تعلق رہا اور غرر دونوں سے ہے یا دونوں میں سے کسی ایک سے ہے۔

ان امور کی جملہ تفصیلاً معلوم کرنے کے لئے "کتاب احادیث" میں "فرائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکتب فقہ" میں اقوال اہل علم فقہائے کرام کی طرف رجوع فرمائیں۔

1- صحیح البخاری کتاب الجہاد باب ما قبل فی درع النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۲۹۱۶) والمغازی رقم الباب (۸۷) ح (۴۴۶۶) عن عائشہ رضی اللہ عنہا

2- بلوغ المرام رقم (804) الطبرانی (171 1/170) (5352) الاوسط مجمع البحرین (۱۹۸۴) الضعیفہ (۱۲۶۹) فیہ الحسن ابن مسلم المروزی التاجر قال البانی: "باطل" وقال الذہبی: "اتی بخبر موضوع فی الخمر" ثم ذکرہ الحدیث میزان الاعتدال (۱/۵۲۳)

3- شعب الایمان (۵/۱۷) (۵۶۱۸) للبیہقی

4- صحیح البخاری کتاب البیوع باب بیع المیثمہ والاصنام (۲۲۳۶) صحیح مسلم کتاب المساقاة باب تحریم بیع الخمر والمیثمہ والخنزیر والاصنام (۴-۴۸)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ شناسیہ مدنیہ



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

ج 1 ص 490

محدث فتویٰ